ہسپتال میں کئی دن موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا رہ کر اور منتظر آنکھوں میں فلسطین کی آزادی کا خواب اور القدس میں دفن ہونے کی آرزو اور حسرت ناتمام لے کر رمضان المبارک کے آخری عشرے جمعۃ الوداع اور آزادی القدس کے دن خلدِ بریں کے سفر پر روانہ ہوگئے۔

تھک تھک کے ہر مقام پر دو چار رہ گئے　　تیرا پتہ نہ پائیں تو لاچار کیا کریں؟

بھلا ہو مصر کا کہ جس نے ایک غریب الدیار، بے وطن مسافر کی نماز جنازہ کا شاہانہ انتظام کیا۔ ورنہ عالم اسلام کے حکمران کیسے اس کی نماز جنازہ میں اسرائیلی زیر تسلط علاقوں میں جا کر شرکت کر سکتے تھے؟ نماز جنازہ کے والہانہ اور جذباتی مناظر نے ہر آنکھ کو عرفاتؒ کی عظمت میں اشکبار کیا۔ اور پورے عالم اسلام کے ہاتھ اس فرزند اسلام کی مغفرت کے لئے بلند ہوئے۔ حرمین شریفین میں جمعۃ الوداع کے بعد غائبانہ جنازہ پڑھا گیا۔ افسوس! صد افسوس! کہ عظیم فلسطینی مجاہد شیخ احمد یاسینؒ عبدالعزیز رنتیسیؒ اور آخر میں یاسر عرفاتؒ یعنی آزادی کی تمام شمعیں ایک ایک کر کے گل ہوگئیں۔ معلوم نہیں کہ القدس اور فلسطین کی آزادی کیلئے ابھی اور کتنی معصوم شمعیں گل ہونا باقی ہیں؟ اور خدا جانے کہ قبلہ اول کب پنجہ یہود سے آزاد ہوگا؟

کب نظر آجائے گی بے داغ سبزے کی بہار　　خون کے دھبے دھلیں گے کتنی برساتوں کے بعد؟

متحدہ عرب امارات کے فرماں روا اور ہردلعزیز حکمران شیخ زائد بن سلطان آلنہیانؒ کی رحلت

بادشاہوں کے بھی کشتِ عمر کا حاصل ہے گور　　جادۂ عظمت کی گویا آخری منزل ہے گور

رمضان المبارک میں متحدہ عرب امارات کے حکمران، عالم اسلام اور خصوصاً پاکستان کے دیرینہ بہی خواہ کا انتقال ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم رہنما کئی خوبیوں اور صفات سے متصف انسان تھے۔ آپ کی ذات عالم اسلام کی جانی پہچانی اور ایک معروف شخصیت تھی۔ آپ نے یوں تو سارے عالم اسلام میں سب سے زیادہ فلاحی و رفاحی خدمات سرانجام دیں۔ لیکن خصوصاً پاکستان میں آپ نے بہت زیادہ رفاہی و فلاحی خدمات سرانجام دیں۔ تقریباً ہر بڑے شہر میں آپ کی تاریخی یادگاریں موجود ہیں، جگہ جگہ آپ نے ہسپتال، سکول، فلاحی مراکز، ایئر پورٹس اور خصوصاً بڑی یونیورسٹیوں میں شیخ زاید سنٹر قائم کئے۔ جو آپ کی انسان دوستی اور علم پروری کا بیّن ثبوت ہیں۔ اور آپ نے اپنے ملک متحدہ عرب امارات کو بھی اتنی بے مثال ترقی دی ہے کہ اب متحدہ عرب امارات کا شمار دنیا کے متمول اور خوبصورت و ترقی یافتہ ملکوں میں ہوتا ہے۔ ادارہ آپ کے پسماندگان اور حکومتی ارکان و مشائخ سے دلی تعزیت کرتا ہے۔ ادارہ مرحوم کے رفع درجات کیلئے قارئین سے بھی اپیل کرتا ہے۔ رحمہ اللہ رحمۃً واسعۃ

درس ترمذی شریف
افادات: حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ
ضبط و ترتیب : مولانا مفتی عبدالمنعم حقانی
معاون مفتی دارالافتاء جامعہ حقانیہ

اسلامی معاشرہ کے لازمی خدوخال

جامع امام ترمذی کے ابواب البر والصلۃ کے درسی افادات

باب ماجاء فی مواساۃ الأخ

بھائی کے ساتھ غمخواری کا بیان

حدثنا احمد بن منیع ثنا اسماعیل بن ابراھیم ثنا حمید عن انس قال لما قدم عبدالرحمن بن عوف المدینة آخی رسول الله ﷺ بینه و بین سعد بن الربیع: فقال له: هلم أقا سمک مالی نصفین ولی امرتان فأطلق احد اهما فاذا نقضت عدتها فتزوجها فقال بارک الله لک فی اهلک وما لک۔ دلونی علی السوق۔ فدلوه علی السوق فمارجع یومئذ الا ومعه شئی من أقط و سمن قد استفضله۔ فرء اه رسول الله ﷺ بعد ذلک وعلیه وضر صفرة فقال مهیم فقال تزوجت امرأة من الانصار قال فما أصدقتها؟ قال: نواةً! قال حمید أو قال وزن نواة من ذهب، فقال أولم ولو بشاة۔

هذا حدیث حسن صحیح۔

وقال احمد بن حنبل وزن نواة من ذهب وزن ثلاثة دراهم وثلث۔ وقال اسحق: وزن نواة من ذهب وزن خمسة دراهم۔ اخبرنی بذلک اسحق بن منصور عن احمد بن حنبل و اسحاق۔

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ (ہجرت کے بعد) مدینہ تشریف لائے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے آپ اور حضرت سعد بن الربیع (انصاریؓ) کے درمیان عقد مواخاۃ قائم کرلیا۔ تو حضرت سعد بن الربیعؓ نے ان سے کہا کہ آؤ میں آپ کے ساتھ اپنا مال برابر تقسیم کر کے آدھا مال تم کو دیتا ہوں، اور میری دو بیویاں ہیں۔ پس میں ان دونوں میں سے ایک کو طلاق دے دوں گا پھر جب اسکی عدت گزر جائے تو اس کے ساتھ نکاح کرلو۔ تو عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے ان کو (دعا دیتے ہوئے) کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے مال اور اہل میں

آپ کے لئے برکت ڈال دے، مجھے بازار کا راستہ دکھلا دے۔ تو انہوں نے آپ کو بازار کا راستہ بتلا دیا۔ پس اسی دن ہی جب بازار سے واپس ہوئے تو اپنے ساتھ کچھ پنیر اور گھی بھی لائے جو کہ انہوں نے کمایا تھا۔

پھر اس کے بعد جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ آپ کو دیکھا کہ ان پر زرد رنگ کی خوشبو کا اثر تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ تو عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے کہا کہ میں نے انصار کی ایک عورت کے ساتھ نکاح کرلیا ہے (یعنی یہ زردی، شادی کی رنگدار خوشبو سے مجھے لگی ہوئی ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اسکو مہر میں کیا کچھ دے دیا ہے؟ تو حضرت عبدالرحمٰنؓ نے کہا ایک نواۃ (نواۃ کھجور کی گٹھلی کو کہا جاتا ہے)۔ حمید کہتے ہیں کہ یا اس طرح کہا کہ: نواۃ کے وزن کے برابر سونا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ولیمہ کا انتظام کرو، خواہ ایک بکری ہی کیوں نہ ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ نے کہا ہے کہ نواۃ کے وزن کے برابر سونا، تین دراہم اور ایک درہم کی ایک تہائی، (یعنی ۳ ۱/۲ درہم) کا وزن ہے اور اسحٰق نے کہا ہے کہ نواۃ کے وزن کے برابر سونا پانچ دراہم کا وزن ہے، مجھے اس کی روایت اسحاق بن منصور نے احمد بن حنبل اور اسحٰق سے کی ہے۔

حدیث کی توضیح وتشریح:

مواساۃ: غمخوارگی، یعنی اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ اس کے غم درد میں شریک ہونا اپنے آپ کو محتاج چھوڑ کر اپنے بھائی کی حاجتوں کو پوری کرنا اور اپنی ضرورتوں پر اس کی ضرورت کو ترجیح دینا۔

أخى رسول الله ﷺ بينه و بين سعد بن الربيع الخ

رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن الربیعؓ کے درمیان عقد مواخاۃ کرایا اور بھائی چارہ قائم کردیا۔ مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین چونکہ بے سروسامانی کی حالت میں گھر بار چھوڑ کر ہجرت کر چکے تھے مال وجائیداد بیوی بچے اور دنیوی عیش وآرام کی چیزوں کو خیرآباد کہہ کر زندگی کی سہولیات سے بظاہر محروم ہو چکے تھے اور دوسری طرف انصار مدینہ نے پورے خلوص، وفاداری اور جذبہ محبت سے ان کی میزبانی کی ذمہ داری کو قبول کرلیا تھا اور ان کی تمام ضروریات کو پوری کرنے کا تہیہ کررکھا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلے یہ معاشرتی، سماجی اور سیاسی اقدام کیا کہ ایک ایک مہاجر صحابی کا ایک ایک انصاری سے عقد مؤاخاۃ قائم کرلیا کہ دونوں کے درمیان برادری اور بھائی چارہ ہوگا۔ اس طریقے سے مہاجرین کی غیر مانوسی کا بھی ایک حد تک ازالہ ہوگیا۔ اور ان کی کفالت کا بھی اچھا انتظام ہوا اور انصار کے لئے بھی ان کی خبر گیری اور ان کی ضروریات پوری کرنے میں آسانی ہوئی۔ اور مہاجرین وانصار دو علیحدہ فریق ہونے کے تصور اور ان کے باہمی دوری کا بھی خاتمہ ہوا۔ اس طرح جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک پُرامن خوشگوار اور مثالی معاشرہ کی تشکیل دی۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے ان کے انصاری بھائی سعد بن الربیعؓ نے کہا کہ آؤ میں تمہارے ساتھ اپنا

مال برابر تقسیم کر کے آدھا مال تم کو دے دوں اور میری دو بیویاں ہیں ایک کو طلاق دوں گا اور جب اسکی عدت گزر جائے تو اس کے ساتھ تم نکاح کر دو۔ یہ تو انصاری کی قربانی اور ایثار کا جذبہ تھا۔ لیکن مہاجرین صحابہ بھی غیرت مند تھے وہ ایسا کب پسند کرتے تھے؟ وہ ایسے نہ تھے جیسا کہ پشتو میں کہاوت ہے۔

چہ یو گیرہ ورکڑی نو بل ئے دہ مونڈہ اوباسی" یعنی ایک نے داڑھی پکڑا دی تو دوسرے نے اسے جڑ سے اکھاڑ پھینک دیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سلیم الطبع' باہمت اور غیرت مند نوجوان تھے' اپنے بھائی کے اس خلوص بھری پیش کش پر انہیں دعا دی کہ اللہ آپ کے مال اور اھل میں آپ کے لئے برکت دے۔ میں جوان ہوں 'محنت مزدوری کر سکتا ہوں۔ مجھے بازار کا راستہ بتلا دے تاکہ محنت مزدوری کر کے کما کر کھاؤں۔

جیسا کہ افغان قوم بھی ایک مثالی قوم ہے جو کہ ہجرت کر کے پردیسی اور بے سروسامانی میں بھی کسی سے سوال نہیں کرتی۔ بلکہ ہمت کے ساتھ محنت مزدوری کر کے کما کر کھاتی ہے۔ اگر ان کی جگہ کوئی دوسری قوم ہوتی تو گلی کوچوں میں پھر کر لوگوں سے سوال کرتی' جیسا کہ ہم بچے تھے کہ روس میں انقلاب آیا تھا تو سمرقند اور بخارا وغیرہ کے لوگ اس طرح گلی کوچوں میں پھرا کرتے تھے اور سوال کرتے تھے اور ان کی عورتیں بھی گھروں میں جا کر پیسے دانے وغیرہ مانگا کرتی تھیں۔ اسی طرح ہم نے فلسطینیوں کو بھی دیکھا کہ تیس چالیس سال دربدر پھرا کرتے تھے۔ اور دنیا کی کوئی جگہ ان سے خالی نہیں تھی۔

ایک فلسطینی جو کہ "حماس" تحریک کے سرکردہ رکن تھے' اور ہمارے پاس آیا کرتے تھے۔ وہ ہنسی مذاق کے طور پر کہا کرتے تھے کہ دنیا میں کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں فلسطینی نہیں پہنچے ہوں۔ یہاں تک جب انسان چاند پر گیا تو وہاں ایک غار میں کچھ آدمی دیکھے لئے تو خلابازوں نے ان سے پوچھا کہ تم کہاں کے ہو تو انہوں نے کہا کہ ہم فلسطینی ہیں۔ یعنی فلسطینی بھی ہر جگہ پہنچ چکے تھے۔ اور اس طرح ان کے بھی اکثر لوگ سوال کرتے تھے۔ اکثر افغانیوں میں بھی غیرت او رجرأت کی وہ صفات موجود ہیں۔

<u>وضر صفرة: زرد رنگ کا اثر:</u>

یہ زرد رنگ' اس قسم کے رنگ والی خوشبو کا تھا۔ جو کہ زعفران وغیرہ سے بنائی جاتی ہے اور مرد کے لئے رنگ والی خوشبو لگانا درست نہیں۔ اور عورت کے لئے درست ہے اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ پر یہ زرد رنگ اس کی بیوی کی لگائی ہوئی خوشبو سے لگا ہوا تھا اور جناب رسول اللہ ﷺ کو چونکہ واقعہ کا علم نہ تھا اس وجہ سے حالت پوچھی اور فرمایا مھیم یہ کلمہ استفہام کا ہے اور مبنی بر سکون ہے' اور اس کا معنی ہے "ماھذا" یعنی یہ کیا ہے؟ عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے جواب میں فرمایا کہ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کر لیا ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے اسکے مہر کے متعلق دریافت فرمایا کہ تم نے اس کو مہر میں کیا دے دیا ہے؟ تو حضرت عبدالرحمٰنؓ نے کہا "نواۃ"۔

قال حميد أو قال: وزن نواة من ذهب:

راوی حدیث حضرت حمید کہتے ہیں کہ یا ایسا کہا ہے کہ نواۃ کے وزن کے برابر سونا۔ یعنی اس میں حمید کو شک ہے کہ حضرت انسؓ نے روایت اس طرح کی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰنؓ نے نواۃ یعنی کھجور کی گٹھلی کہا ہے۔ یا وزن نواۃ من ذہب۔ یعنی نواۃ کے وزن کے برابر سونا کہا ہے۔

أولم ولو بشاة:

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری سے ہو۔ پس شادی کے بعد تکلفات کے بغیر حسب استطاعت ولیمہ کی دعوت کرنا مسنون ہے۔

لفظ ''نواۃ'' کی تحقیق:

نواۃ لغت عربی میں کھجور کی گٹھلی کو کہا جاتا ہے۔ لیکن اصطلاح میں یہ لفظ وزن کی ایک خاص مقدار کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس مقدار کے تعین میں فقہا کرام و محدثین کا اختلاف ہے۔ امام ترمذیؒ نے امام احمد بن حنبلؒ کا قول ذکر کیا ہے کہ ان کے نزدیک وزن نواۃ کے برابر سونا' (۳ ۱/۳) دراہم کے وزن کے برابر ہے۔ اور امام اسحٰق کا قول یہ نقل کیا ہے کہ ان کے نزدیک یہ مقدار پانچ دراہم کے وزن کے برابر ہے۔

پھر بعض محدثین کے نزدیک وزن نواۃ سے مراد اتنا سونا ہے کہ جس کی قیمت پانچ دراہم کے برابر ہو۔ اور اس کے مطابق ایک روایت بیہقی میں حضرت قتادہ سے مروی ہے اور بعض کے نزدیک اتنا سونا مراد ہے جس کا وزن پانچ دراہم کے برابر ہو۔

اور بیہقی کی ایک روایت میں اس کی قیمت ۳ ۱/۳ دراہم کے برابر مروی ہے۔ اور اس روایت کی سند میں ضعف ہے لیکن امام احمد بن حنبلؒ نے اس پر جزم کیا ہے اور بعض مالکیہ سے منقول ہے کہ ''نواۃ'' اہل مدینہ کے نزدیک (۱/۴) یعنی ربع دینار کو کہا جاتا ہے۔ اور اس کے مطابق ایک روایت طبرانی نے حضرت انسؓ سے نقل کی ہے۔

اور امام شافعیؒ کے نزدیک بھی نواۃ پانچ دراہم کے برابر ہے اور امام ابو عبید نے بھی اسی طرح کہا ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے پانچ دراہم دیئے تھے۔ اور پانچ دراہم کو ''نواۃ'' کہا جاتا ہے جیسا کہ چالیس دراہم کو ''اوقیہ'' کہا جاتا ہے۔ (از تحفۃ الاحوذی)

باب ماجاء في الغيبة

غیبت کا بیان

حدثنا قتيبة ثنا عبدالعزيز بن محمد عن العلاء بن عبدالرحمن عن أبيه عن أبي هريرة قال: قيل يا رسول الله ما الغيبة؟ قال ذكرك أخاك بما يكره قال أرأيت